دارُ الإفتاء

قرآنی آیات کے پس منظر کی حقیقت

اور غامدی صاحب کا فکری انحراف!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

محترم ڈاکٹر غامدی اکثر پس منظر کی بات کرتے ہیں، حتیٰ کہ قرآنی آیات تک کے بارے میں۔ جناب والا! آج کے پس منظر میں موسیقی کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے؟ ذرا وضاحت فرمائیں۔

مستفتی: شجاع الرحمٰن

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ قرآن کریم کی متعدد آیات اپنا واقعاتی پس منظر رکھتی ہیں، جنہیں مفسرین کی اصطلاح میں اسبابِ نزول یا شانِ نزول کہا جاتا ہے۔ اس موضوع پر مستقل تالیفات بھی موجود ہیں اور تقریباً تمام تفاسیر میں ایسی آیات کے بارے میں پس منظر کی نشاندہی کے ساتھ بحث بھی ہوتی ہے، لیکن مخصوص پس منظر والی آیات کے افادات کو محض اس کے خاص پسِ منظر تک محدود ماننے کا نظریہ قطعی غلط ہے۔ غامدی صاحب یا اس ڈگر کے فکری منحرف حضرات' قرآنی احکام کو محدود یا معطل کرنے کے باطل نظریے کے تحت آیات کے واقعاتی پس منظر کے کلمۂ حق سے باطل مدعا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ غامدی صاحب جیسے لوگوں کا قرآنی آیات کے پس منظر کی بات اور مفسرین کے ہاں اسبابِ نزول کی بحث میں باطل اور حق کا فرق ہے۔

غامدی صاحب جیسے لوگ جب پس منظر کی بات کریں تو وہ اپنے باطل مدعا کو ثابت کرنے کے لیے کرتے ہیں، اس لیے عوام وخواص کو یہ سمجھنا چاہیے کہ قرآنی احکام کا مدار علتوں، حکمتوں اور احکام

کے نزول کے حادثاتی اسباب پر موقوف نہیں ہے، بلکہ قرآن کے احکام قیامت تک کے لیے ہیں، الا یہ کہ کسی حکم کی تحدید نص سے ثابت ہوجائے، چنانچہ حج وعمرہ کے طواف میں ابتدائی تین چکروں کے دوران رمل کرنے کی ابتداء اگرچہ خاص پس منظر کی وجہ سے تھی، لیکن بعد میں بھی اس حکم کو باقی رکھا گیا، اسی طرح صفا ومروہ کی سعی کے دوران ایک مخصوص مقام پر دوڑ کے چلنا، رمی، جمار وغیر اُمور کے خاص اسباب تھے، لیکن ان کو قیامت تک کے لیے اسی طرح باقی رکھا گیا، اسی طرح بہت سی آیات کے خاص اسبابِ نزول تھے، لیکن باجماعِ امت ''**العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب**'' یعنی الفاظ کے عموم کا اعتبار رہوتا ہے، سبب اور پس منظر کا اعتبار نہیں ہوتا۔ متعدد مفسرین نے تو اس بنیادی اصول کے پیشِ نظر یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ کسی بھی آیت کے بارے میں پس منظر تلاش کرنا، بیان کرنا اور آیات کو کسی پس منظر کے ساتھ خاص قرار دینا قرآن کی عمومی دعوت کے مقاصد کے منافی ہے، اس لیے قرآنی آیات کے اسبابِ نزول کو موضوع بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہے، الا یہ کہ جہاں آیات کا مفہوم پس منظر کی وضاحت کے بغیر پورا نہ ہوسکے، اور ایسی صورت میں پس منظر آیات کی وضاحت میں معاون تو سمجھا جاسکتا ہے، مگر آیت کو اس پس منظر تک محدود نہیں سمجھا جائے گا، بلکہ اس کے عمومی افادی پہلو کو بہرحال ملحوظ رکھا جائے گا۔ ①

لہٰذا غامدی صاحب کا اسلامی احکام کو ایک خاص پس منظر تک محدود ماننا زیغ وضلال کے سوا کچھ نہیں ہے۔

باقی اسلام میں بڑی سختی کے ساتھ موسیقی سننے سے منع کیا گیا ہے اور حرام کہا جاتا ہے۔ بیسیوں احادیث میں موسیقی سننے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ موسیقی سننے کی ممانعت جس طرح ابتدائے اسلام میں تھی وہ ممانعت آج بھی باقی ہے۔ حدیث شریف میں اس بات کو قیامت کی علامات میں سے شمار کیا گیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ آئیں گے جو موسیقی کو جائز کہیں گے اور حدیث میں ہے کہ شکلوں کو مسخ کردینے کا عذاب بھی ایسے لوگوں میں ہوگا۔ ②

حوالہ جات

①:- ''الإتقان في علوم القرآن'' میں ہے:

''اختلف أهل الأصول: هل العبرة بعموم اللفظ أو بخصوص السبب؟ والأصح عندنا الأول وقد نزلت آيات في أسباب واتفقوا على تعديتها إلٰى غير أسبابها كنزول آية الظهار في سلمة بن صخر وآية اللعان في شأن هلال بن أمية وحد القذف في رماة عائشة رضـ، ثم تعدى إلٰى غيرهم ..... قال الزمخشري في سورة الهمزة: يجوز أن يكون السبب خاصا والوعيد عاما ليتناول كل من باشر ذٰلک القبيح، وليكون ذٰلک جاريا مجرى التعريض. قلت: ومن الأدلة على اعتبار

عموم اللفظ احتجاج الصحابةؓ وغيرهم في وقائع بعموم آيات نزلت على أسباب خاصة شائعا ذائعا بينهم ..... فقال محمد بن كعب: إن الآية تنزل في الرجل ثم تكون عامة بعد ..... وقد ورد عن ابن عباسؓ ما يدل على اعتبار العموم ، فإنه قال به في آية السرقة مع أنها نزلت في امرأة سرقت ..... عن نجدة الحنفي قال: سألت ابن عباسؓ عن قوله: (والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما) أخاص أم عام؟ قال: بل عام. وقال ابن تيمية: قد يجيء كثيرا من هذا الباب قولهم: هذه الآية نزلت في كذا لا سيما إن كان المذكور شخصا كقولهم: .... إن آية الكلالة نزلت في جابر بن عبد الله وإن قوله: (وأن احكم بينهم) نزلت في بني قريظة والنضير ونظائر ذلک مما يذكرون أنه نزل في قوم من المشركين بمكة أو في قوم من اليهود والنصارى أو في قوم من المؤمنين، فالذين قالوا ذلک لم يقصدوا أن حكم الآية يختص بأولئک الأعيان دون غيرهم ، فإن هذا لا يقوله مسلم ولا عاقل على الإطلاق.'' (الاتقان فی علوم القرآن، ج:۱،ص:۱۱۰)

''علوم القرآن الكريم ، نور الدين عترؒ'' میں ہے:

''وإما أن يكون السبب خاصا ولفظ الآية عاما: فالمعتمد الذي عليه جمهور الفقهاء والأصوليين والمفسرين وغيرهم أن العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب. ومن الأدلة على ذلک احتجاج الصحابةؓ والتابعينؒ، فمن بعدهم في وقائع كثيرة بعموم آيات نزلت على أسباب خاصة، وكان ذلک الاستدلال شائعا ذائعا بينهم، لا ينكره أحد. لذلک قال محمد بن كعب القرظي: إن الآية تنزل في الرجل ثم تكون عامة بعد ..... وهذه القاعدة من البديهات، لا يمكن للعالم أن يخصص ألفاظ القرآن العامة بأولئک الأعيان دون غيرهم، فإن هذا لا يقوله مسلم ولا عاقل على الإطلاق كما قال ابن تيمية .'' (علوم القرآن الکریم،ص:۵۳)

②:-قرآن مجید میں ہے:

''اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا.''

تفسیر مظہری میں ہے:

''ورضيت أي اخترت لكم الإسلام من بين الأديان دينا وهو الدين الصحيح عند الله لاغير ، روى البغوي بسنده عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قال جبرئيل: قال الله تعالى: ''هذا دين ارتضيه لنفسي ولن يصلحه إلا السخاء وحسن الخلق ، فأكرموه بهما ما صحبتموه.'' والله أعلم''.......

''وقال أبو الصهباء البكري سألت ابن مسعودؓ عن هذه الآية ، قال: هو الغناء والله الذي لا إله إلا هو ، يردّدها ثلاث مرات. وقال ابن جريج: هو الطبل، قلت: مورد النص وإن كان خاصا وهو الغناء أو قصص الأعاجم ، لكن اللفظ عام والعبرة لعموم اللفظ لالخصوص السبب.......

(مسئلة :– (اتخاذ المعازف والمزامير حرام باتفاق فقهاء (ا) الأمصار عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عيله وسلم نهى عن ثمن الكلب وكسب الزمارة. رواه البغوي وعن أبي مالک الأشعري أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يشربون الناس من أمتي الخمر يسمونها بغير اسمها .... ويضرب على رؤوسهم المعازف والقنيات يخسف الله بهم الأرض ويجعل منهم القردة والخنازير ، رواه ابن ماجة وصححه ابن حبان.'' (تفسیر مظہری، ج:۷،ص:۲۶۰،اشاعت العلوم،دہلی)

تفسیر روح المعانی میں ہے:

'' وأخرج ابن أبي شيبة، وابن أبي الدنيا ، وابن جرير، وابن المنذر، والحاكم وصححه ، والبيهقي في شعب الإيمان عن أبي الصهباء قال: سألت عبد الله بن مسعودؓ عن قوله تعالى: ومن الناس من يشتري لهو الحديث، قال: هو والله الغناء وبه فسر كثير، والأحسن تفسيره بما يعم كل ذلک كما ذكرناه عن الحسن، وهو الذي يقتضيه ما أخرجه البخاري في الأدب المفرد، وابن أبي الدنيا وابن جرير، وابن أبي حاتم، وابن مردويه، والبيهقي في سننه عن ابن عباسؓ أنه قال: لهو الحديث هو الغناء، وأشباهه......'' (تفسیر روح المعانی،ج:۱۱،ص:۶۷،ط:دارالکتب العلمیۃ)

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

''عطف بذكر حال الأشقياء، الذين أعرضوا عن الانتفاع بسماع كلام الله، وأقبلوا على استماع المزامير والغناء بالألحان وآلات الطرب، كما قال ابن مسعودؓ في قوله تعالى: '' ومن الناس من يشتري لهو الحديث'' قال: هو

واللّٰه الغناء.‘‘ (تفسیر ابن کثیر، ج:۶،ص:۳۳۰، ط: دار طیبہ)

فتاویٰ ابن تیمیہ میں ہے:

’’فأما المشتمل على الشبابات والدفوف المصلصلة فمذهب الأئمة الأربعة تحريمه ..... وقد ثبت في صحيح البخاري وغيره أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم ذكر الذين يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف علىٰ وجه الذم لهم وأن اللّٰه مُعاقِبُهم . فدل هٰذا الحديث على تحريم المعازف. والمعازف هي آلات اللّهو عند أهل اللغة وهٰذا اسم يتناول هٰذه الآلات كلها.‘‘

بخاری شریف میں ہے:

’’حدثني أبو عامر أو أبو مالك الأشعري واللّٰه ما كذبني سمع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف ولينزلن أقوام إلىٰ جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم يعني الفقير لحاجة، فيقولون: ارجع إلينا غدا فيبيتهم اللّٰه ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير إلىٰ يوم القيامة.‘‘

(صحیح البخاری، ج:۲،ص:۸۳۷، باب ما جاء فی من یستحل الخمر، کتاب الاشربۃ)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد زبیر خان
الجواب صحیح	الجواب صحیح	تخصصِ فقہِ اسلامی
محمد شفیق عارف	رفیق احمد	جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....